2018

URDU LETTER WRITING, PRECIS WRITING, COMPOSITION AND TRANSLATION

Time Allowed—3 Hours *Full Marks—200*

If the questions attempted are in excess of the prescribed number, only the questions attempted first up to the prescribed number shall be valued and the remaining ignored.

The figures in the margin indicate marks for each questions.

All questions carry equal marks.

1. Write a letter from the following topics to the editor of an Urdu newspaper in 150 words. Write X, Y, Z instead of your name. 40

(الف) ہندوستان میں جمہوریت کی بقاوتحفظ کا مسئلہ

(ب) ماحولیاتی آلودگی ملک کی ترقی میں رکاوٹ ہے

(ج) صحت مند معاشرہ کی تکمیل میں خواتین کا کردار

2. Draft a report on the following topic in 200 words. 40

جدید ٹیکنالوجی کی دنیا میں اردو کی ترقی کے امکانات

3. Write a precis of the following passage in Urdu. (Use special sheet provided for this purpose) 40

درج ذیل اقتباس کی تلخیص پیش کیجئے (تلخیص کے لئے مہیا شدہ کاغذ کا استعمال کیجئے)

۱۸۵۷ء کا ہنگامہ جسے انگریز مورخ غدر کہہ کر پکارتے ہیں کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن سے انگریزوں نے اس ملک پر پاؤں جمائے تھے اسی دن سے تحریک آزادی کی چنگاریاں بھی سلگنے لگی تھیں۔ مسلمانوں کے دل سے طبعاً اغیار کی حکومت کے برخلاف جذبے کا رنگ چوکھا تھا۔ کیونکہ انگریزوں نے ان ہی کی عظمت کے خوابوں پر اپنی بنائے مملکت استوار کی تھی۔ بہرحال ۱۸۵۷ء ملک پر گہرے اور دیرپا اثرات پیدا کر کے رفع ہوگیا جن دنوں تحریک آزادی عروج پر تھی ان ہی دنوں انگریزوں نے یہ کہنا شروع کیا تھا کہ جب تک مسلمانوں کے رہے سہے اقتدار کو ملیامٹ نہیں کر دیا جائے گا انگریزی حکومت کی بنیادیں استوار نہیں ہونگی۔

تحریک آزادی کے فرد ہونے کے بعد انگریزوں کی نئی حکمت عملی کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے۔ مسلمان امیروں اور جاگیرداروں کی ریاستیں ختم کردی گئیں۔ مسلمانوں کو چن چن کر تہ تیغ کیا گیا۔ ملک میں مسلمانوں کی حکومت کی آخری علامت یعنی بہادر شاہ ظفر کو رنگون بھیج دیا گیا۔ اور صحیح معنوں میں ہندوستان میں فرنگی عملداری قائم ہوگئی۔ مسلمانوں کے لئے یہ بڑا نازک مقام تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ سیاسی طور پر کچلے جارہے تھے۔ دوسرے یہ کہ اقتصادی طور پر بھی ان کو بے حال بنانے کی کوششیں جاری تھیں۔ اس وقت سرسیّد احمد خاں نے ہندوستانی مسلمانوں کی ایسے اسلوب سے رہنمائی کی باید وشاید۔ سرسیّد نے بجا طور پر محسوس کرلیا تھا کہ اغیار اس موقع پر ہر اس تحریک کو سختی سے کچل دیں گے جس میں کسی خاص عنصر کی امیزش ہو یا جو مسلمانوں کے سیاسی شعور کو بیدار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس لئے سرسیّد احمد خاں نے مسلمانوں کے بچے کچے ذوق عملی کا رُخ موڑ کر ایک نئی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ جس کے حیرت انگیز اثرات رونما ہونے والے تھے۔ اس تحریک کا مقصد یہ تھا کہ اغیار ہی کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر حملہ کیا جائے۔ اور اس حملے کی رفتار ایسی ہو کہ جب تک کاری اور مہلک ضرب لگانے کا مقام نہ آئے اس وقت تک اغیار خطرے کی نوعیت سے بالکل باخبر نہ ہونے پائیں۔

سرسیّد احمد خاں نے اس حملے کے مقدمات پر قرار دیئے:۔

(۱) مسلمانوں کو انگریزی تعلیم اور انگریزی علوم وفنون سے باخبر کیا جائے تاکہ وہ مغرب کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو کامیابی سے روک سکیں۔

(۲) مسلمانوں کے دل میں اپنی تمدنی اور ثقافتی عظمت کا احساس پیدا کیا جائے تاکہ وہ اپنی کھوئی ہوئی جرأت کو دوبارہ حاصل کرنے میں کوشاں ہوں۔

(۳) تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کے سیاسی شعور کو آہستہ آہستہ ایسی ارتقا یافتہ شکل دی جائے کہ وہ اغیار کی حکومت کا جوا آہستہ آہستہ اپنے کندھوں سے اتار پھینکیں۔

سرسیّد احمد خاں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے طبعاً ادب کا وسلیہ ڈھونڈا اور رفتہ رفتہ انھوں نے اپنے اردگرد ایسے لوگوں کو جمع کرلیا جو ہر طرح ان کے محرم راز تھے۔ انہیں لوگوں نے تخلیقات ادب کے ذریعے آہستہ آہستہ وہ چنگاریاں سلگائیں جن کو شعلے بن کر برعظیم ہندو پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لینا تھا۔ سرسیّد احمد خاں کا منصوبہ کتنا منظّم تھا۔ اس کا اندازہ صرف اس سے ہوسکتا ہے کہ آزادی کی جدوجہد کے اب تک جتنے چشمے پھوٹے ہیں ان کا ماخذ ومنبع انہی لوگوں کی تحریریں تھیں جو سرسیّد کے رفقائے کار تھے۔

4. Read the following text carefully and write the answers of the questions.

درج ذیل متن کو غور سے پڑھئے اور نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔

"غزل اردو شاعری کی محبوب ترین صنف ہے۔ جو ہر دور میں سرتاج سخن رہی ہے۔ اپنے ابتدائی دور میں غزل کا محور حسن کے کرشمے، عشق کے ولولے، ہجر کے شکوے، وصل کی شادمانیاں، رقیب کی روسیاہیاں وغیرہ ہیں۔ قلی قطب شاہ نے اس صنف کے توسط سے اپنے دردِ دل کی آمیزش کے ساتھ دلّی کی زبوں حالی اور حکومت کے زاول کا پردہ اس طرح چاک کیا کہ ان کی غزل دل اور دلّی کا مرثیہ بن گئی۔ سودؔا غزل کی وساطت سے اپنی فعالیت، مردانہ تیور، پُر شکوہ، باوقار اور بلند آہنگ الفاظ کے ساتھ اپنے عہد کے انتشار سے برسرِ پیکار کو اپنے ہجویہ اور مدحیہ قصائد نیز

شہر آشوبوں میں پیش کرتے رہے۔ دردؔ نے اسی صنف میں تصوف کے رموز ونکات کی تشریح وتعبیر پیش کی۔ لکھنؤ کے شعراء نے غزل میں نسائیت اور ہوس کے موضوع کو مختلف پہلوؤں سے پیش کیا۔ غالبؔ کے تفکر اور ان کی جمالیاتی شخصیت کے آئینے میں مذکورہ صنف حیات وکائنات کے گہرے مسائل سے متعلق سوالات قائم کرنے کی بھی اہل نظر آئی۔ اس طرح غالبؔ نے غزل کو اور بھی وسعت بخشی۔ اقبالؔ نے اس صنفِ سخن کے توسط سے سوئی ہوئی قوم کو عروج وترقی اور خوداعتمادی وخودداری کے ہُنر سکھائے۔ اسی طرح غزل میں مختلف جذبات واحساسات کے اظہار کے علاوہ زندگی کے دوسرے مسائل، افراد کے ذہنی رویے، عصری زندگی کی گھٹن، اقدار کی شکست، وریخت، رشتوں کی پامالی، مشینی زندگی کی لعنتیں، بے سمتی، بے تعلقی، داخلی تفکر، کرب واضطراب، بے چہرگی، خوف، تنہائی، بے بسی، ناامیدی کی نفسیات میلان ورجحان کی حساس داخلی ترجمانی جدید غزل کا موضوع بن گئی۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وقت اور ضرورت کے تقاضے کے پیش نظر اردو غزل نے اپنے دامن کو وسیع کیا، اور زندگی کے گوناگوں موضوعات وسائل کی ترجمانی کی۔ معاشرتی وتمدنی مسائل سے لے کر فلسفیانہ موشگافیاں، تصوف کے رموز ونکات، سیاسی شعبدہ بازیاں غرض تمام موضوعات کی ترجمانی اپنے مخصوص سانچے میں ڈھال کر بڑی خوبی کے ساتھ کی۔ لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اپنے مزاج اور اپنی مخصوص شناخت کو غزل نے کبھی نہیں چھوڑا۔ اس کی رمزیت اور ایمانیت بدستور قائم رہی۔ جو اس کا سب سے بڑا حسن ہے اور جس سے شعر کی معنویت میں تنوع اور ہمہ رنگی پیدا ہوتی ہے۔''

۱۔ غزل کے مزاج اور اس کی مخصوص شناخت کی نشاندہی کیجیے۔ 10

۲۔ دبستان دہلی اور لکھنؤ کی غزل گوئی کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔ 10

۳۔ جدید غزل کے بنیادی محرکات کیا ہیں؟ 8

۴۔ ''اردو غزل نے حسن وعشق کی ترجمانی کے ساتھ زندگی کے گوناگوں مسائل کو بھی پیش کیا ہے''
اس نظریے کی وضاحت کیجیے۔ 12

5. Translate into Urdu: 40

One day Sir Isaac Newton went out of his room leaving on the table a heap of papers containing his long research on the theory of light. There was on the floor of the room lying his pet dog, diamond. No sooner had he gone then the dog jumped upon the table and upturned the lighted candle and the papers immediately caught fire. Returning after a few minutes Newton found that all his hard labour of twenty years had been reduced to ashes. But the great scientist patted the dog on the head exclaiming, "Oh; Diamond, you don't know what you have done!"